بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین و صلّی اللہ علی خیر خلقہ محمد

و علی الہٖ و اصحابہ اجمعین. امابعد!

فقیر سید محمد حسن بخاری ابن صاحب الفضیلت مولانا سید عبدالکبیر صاحب بخاری طاب اللہ ثراہ عرض پرداز ہے کہ گذشتہ سال سرینگر اور بیرون سرینگر کے چند علماء کے درمیان یہاں مسئلہ شیئاللہ کے جواز و عدم جواز کے متعلق بحثا بحثی ہوئی اور کچھ لوگ تو سلف صالحین کے فتاویٰ سے مستغنی اور بے پروا بن کر اس کے عدم جواز کا فتویٰ دے کر طریقہ اعتدال اور ضابطہ حق وانصاف سے تجاوز کرنے میں بہت آگے بڑھے۔ ان سے ہمیں غرض نہیں۔ کہنا تو یہ ہے کہ میں اتفاق سے اپنے اسلاف کے کتب خانہ کی چھان بین کرتا تھا تو اچانک مسئلہ ''شیئاللہ'' کے متعلق شیخ الاسلام خاتم الحفاظ حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کا نقلِ فتویٰ دیکھنے میں آیا۔ اور فتویٰ کے آخر میں اپنے والد ماجد حضرت مولانا سید عبدالکبیر صاحب بخاری طاب اللہ ثراہ کی رائے گرامی قدر بھی دیکھی۔ اس فتویٰ کی اصلی کاپی پیر بہاء الدین صاحب مرحوم امام جامع مسجد بانڈی پورہ کے ہاں

محفوظ ہے۔اور راقم نے وہ یعنی اصلی فتویٰ خود اپنی آنکھوں سے وہاں پر دیکھا ہے۔اس لئے بزرگوں اور اسلاف کرام کا تبرک سمجھ کر اصل فتویٰ اور اپنے والد ماجد کی اس پر تحریری رائے معہ ترجمہ ہدیہ قارئین کرتا ہوں،اس سے اچھی طرح اندازہ ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیسے محدث مسئلہ شیئاً للہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے،اور ہمارے اسلاف کرام کے اعتقادات کیا تھے،اس سے زیادہ میرا مطلب کچھ بھی نہیں۔

وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

شَيْئًا لِلّٰه

سئل من دمشق من الشيخ ابراهيم الصمادى فيما اعتقاده السادة الصوفيه من حلق الذكر والجهرية بها فى المساجد من جماعة وَرَثُوا ذلک عن آبائهم واجدادهم و ينشدون القصائد الصوفية الصادرة عن ذوى المعارف الالهية كالقادرية والسعدية والمطاوعية وغيرهم ممن سلمت لهم فقهاء ملة المحمدية ويقولون يا شيخ سيد عبدالقادر يا شيخ احمد رفاعى "شيئًالِلّٰهِ" ونحو ذلک

ويحصل لهم فى اثناء الذكر وجد عظيم وحال يقعدوه
ويقيم فيرفع اصواتهم بالذكر فيطول لهم الحال وينشرهم
المقال الى اٰخر السوال اجاب بعلماذكر ان حقيقة ماعليه
الصوفية لا ينكرها اِلاّ كل نفس جاهلة غبية وبعد ما ذكر
جواز حلق الذكر الجهرية وانشاء القصايد وانشاء الاشعار
فى المساجد بما صورته واما قولهم يا شيخ عبدالقادر فهو
نداءٌ واذا اضيف اليه شيئ فهو طلب شيئ اكراماً لله فما
الموجب بحرمته ولايجوز الاعتراض بما فى قيدالشرائد
ونظم الفوائد ومن قال شيئ لله بعض يكفر الخ ادلاوجه
لذالک وكيف ذالک مع قولهم لايخرج المؤمن من
الايمان الاّ جحودما ادخله فيه وقولهم الكفر شئ عظيم
فلايكفر المسلم اذا اختلف فيه ولو برواية ضعيفة
ومعاذالله ان يوجد الكفر بذالک وقد قال شارحه وينبغى
ان .... فيها عدم التكفير بان طلب شئ لله وهو جل
وعلا عن كل شئ والكل محتاج اليه وهذا لا يختلج فى
خاطر احد فان ذكره تعالىٰ للتعظيم كما فى قوله تعالىٰ "
فَاِنَّ لِلّٰهِ خمسه مثله كثيرة الفتاوىٰ الخيرية للشيخ

خیر الدین الرملی استاد صاحب الدر المختار الجزء الثانی من ھامش الفتاویٰ الحامدیۃ. ص ۴۸۴ مطبوعہ مصر کتاب الکراھۃ والاستحسان.

سوال کردہ شد۔ از شیخ خیر الدین رملی استاد صاحب درمختار از دمشق از جانب شیخ ابراہیم صمادی رحمۃ اللہ علیہ درآنکہ عادت ساختہ اند سادات صوفیہ حلقہ ہائے ذکر وجہر بان در مساجد جماعتے کہ یافتہ اند ایں از آباء واجداد خود ومیخوانند قصائد صوفیہ کہ صادر شدہ انداز صاحبان معارف الٰہیہ مانند، قادریہ سعدیہ ومطاوعیہ وآزان نانکہ تسلیم کردہ است برائے او فرمان فقہائے ملت محمدیہ ومیگویند یا شیخ عبدالقادر۔ یا شیخ احمد رفائی شیئاً للہ، ومانندان حاصل می شود او شان را دراثنائے ذکر حال عظیم الخ۔

جواب: دار خیر الدین رملی بعدازاں کہ ذکر کرد کہ حقیقت آنکہ براں صوفیہ ہستند منکر نہ شود آں رامگر ہر نفس جاہلے وغبی وبعدازاں ذکر کردہ جواز حلقہ ہائے ذکر وجہر بہ ذکر وخواندن قصائد وخاندن اشعار بہ ایں صورت واما قول ایشاں یا شیخ عبدالقادر پس ایں ندا است۔ وہرگاہ الحاق کردہ شود باد "شیئاً للہ" پس ایں طلب شی است برائے اکرام خدا پس کدام چیز است موجب عدم جواز ایں کلمہ ونباید

کہ فریب خورد بآنچہ در قید والشرائط و نظم الفوائد وہبانیہ است و من قال "شیئاللہ" بعض یکفر الخ نداکہ ہیچ وجہ نیست برائے ایں وچہ گونہ باشد ایں سخن باوجود قول فقہاء کہ خارج نمی کنند مومن راازایمان مگر انکار آنچہ داخل کردہ بوداورادرایمان۔ باوجود قول فقہاء کہ کفر شئی عظیم است تکفیر نباید کرد مسلم راہر گاہ اختلاف باشدرآں واگرچہ بروایت ضعیفہ اختلاف باشد ونعوذ باللہ کہ کفر بایں کلمہ یافتہ شدے وبہ تحقیق گفت است شارح وہبانیہ ومناسب است کہ ترجیح دادہ شود دریں کلمہ برعدم تکفیر ووجہ تکفیر بدینسان گفتہ شداست کہ ایں طلب شے است برائے خداوخدا جل وعلی غنی است ازہر شے وہمہ محتاج ہستند بہ سوئے وے۔ حال آنکہ ایں معنی درخاطر کسے نمی گردد پس بدرستیکہ ذکر خدائے تعالیٰ شانہ برائے تعظیم است چنانکہ درقول خدا فَاِنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ ومثل ایں عبارت کثیر ۱۲ فتاویٰ خیریہ جزء ثانی صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ مصر فتاویٰ حامدیہ۔ محمد انور عفی عنہ

مترجم ایں مسئلہ بفارسی مولی المعظم والمفتی المکرم مجمع العلوم والفنون الذی علمہ اشہر وانور من الشمس والقمر المولوی محمد انور جزاء اللہ عنا خیرا الجزاء عبدالکبیر بخاری۔

اصل ایں فتویٰ نزپیر بہاءالدین صاحب مرحوم امام جامع مسجد

بنڈ پورہ علاقہ کو یہامہ بود وفقیر ہم آں دیدہ است۔ ودر آں جواب وسول بود یکے نزول عیسیٰ علیہ السلام، دوم شیئاً للہ۔

فقیر سید محمد حسن بخاری

اصل عبارت اُردو میں

صاحب فتویٰ رملیہ خیر الدین استاد صاحب درمختار سے یہ مسئلہ شیخ ابراہیم صمادی رحمۃ اللہ علیہ نے دمشق میں دریافت کیا کہ بعض جلیل القدر حضرات صوفیہ مسجدوں میں حلقے باندھ کر جہراً اوراونچی آواز سے یاد خدااور ذکر الٰہی کرتے ہیں۔اور یہ حضرات اپنے باپ دادوں سے اسی طرح اس ذکر کے عادی ہوئے ہیں۔اور یہ صوفیان وہ قصائد بھی ذکر کی محفلوں میں سناتے ہیں جوار باب حال اوراصحاب معرفت نے سنائے ہیں، جیسے قصیدۂ قادریہ۔ سعدیہ اور مطاوعیہ اور یہ وہ حضرات ہیں جن کے متعلق فقہائے ملت محمدیہ نے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ تلقی بالقبول کیا ہے اور یہ حضرات اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ وہ اپنی محفلوں اور مجلسوں میں یا شیخ احمد رفاعی شیئاً للہ۔ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ۔ جیسے وظائف بھی پڑھتے ہیں۔ اوران حضرات کو ہمچوقسم کے وظائف وکلمات کے پڑھتے وقت

زبردست وجدانی کیفیت اور حال ترقی روحانی حاصل ہوتی ہے۔
اس سلسلے میں ان کے باقی مقالات معروف میں تو فرمائے کہ ان
صوفیوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ یہ شیخ ابراہیم صمادیؒ سے
دمشق میں پوچھا گیا تھا۔

حضرت شیخ خیرالدین رملی صاحبؒ فتاوائے حامدیہ کا جواب نمبر
۱ جس کو حضرت شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ من وعن نقل کرتے ہیں۔
فرماتے ہیں کہ صوفیوں کی حقیقت بیان کرنے کے بعد فرمایا،
صوفیوں کے حالات مقامات کا انکار جاہل اور غبی کے سوا کوئی نہیں
کرسکتا۔ اور فرمایا کہ ان کے ذکر جہری کے حلقے یا اپنے مشائخ اور
بزرگوں کے قصائد، سنانا اور مسجدوں میں صوفیانہ غزل پڑھنا سب
درست اور جائز ہے۔ رہا ان کا قول ''یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ'' یہ ایک
ندا اور پکار ہے۔ اور جب اس کے ساتھ شیئاً اضافہ اور زیادہ کیا جائے
تو اس کا مطلب اللہ کی عزت و تعظیم کی تصدیق و تائید کرتے ہوئے
کسی چیز کا طلب کرنا۔ تو پھر اس میں موجب حرمت اور گناہ کا سبب
کیا ہے۔ یعنی کچھ بھی نہیں۔ مزید فرمایا جس نے شیئاً للہ پڑھنے
والے کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا اس فتویٰ سے دھوکہ اور فریب میں نہ
پڑنا چاہیے۔ یعنی وہبیانہ کی عبارت اجرائے کفر کیلئے اس باب میں

نہایت واہی اور رکیک ہے، کیونکہ اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔
حالانکہ فقہائے اسلام کا مسلّمہ قول ہے کہ مومن کو ایمان سے خارج
نہیں کرتا مگر اس شے کا انکار اور جو د جو متفقہ طور پر اسلام میں داخل
ہو۔ اور فقہا کا یہ بھی قول ہے کہ تکفیر کا فتویٰ دینا بہت بڑی چیز ہے۔
اور یہ کہ مسلمانوں کو کفر کا فتویٰ دینا گناہ عظیم اور بڑی بات ہے اور اگر
بنا بر روایتِ ضعیفہ ہو بھی تو پھر بھی کفر کا اس پر فتویٰ دینا کب روا اور
زیبا ہے۔ وہبانیہ کے شارح نے کہا کہ زیر بحث کلمہ کے بارے میں
کفر کا فتویٰ نہ دینا ہی راجح اور پسندیدہ ہے اور جن لوگوں نے کفر کا
فتویٰ دیا ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ خدائے عزوجل کیلئے کچھ سوال
کرنا اور مانگنا ہے حالانکہ وہ غنی اور بے نیاز ہے۔ اسے کسی چیز کی
ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہ کوئی دلیل اور وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کسی
مسلمان کے دل میں ایسا خیال نہیں آسکتا، کہ ہم خدا کیلئے طلب
کرتے اور کچھ مانگتے ہیں۔ پس ''شیئاً للہ'' کا لام تکریم اور تعظیم کیلئے
اسی مقام پر ہے۔ جیسے آیت بلند پایہ ''فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ'' میں تعظیم
کیلئے ہے۔ ورنہ یہاں پر بھی اعتراض وارد ہوگا۔

(فتاویٰ خیریہ جزء ثانی مطبوعہ صفحہ ۲۸۴۔)

حاصل یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب مرحوم نے ''شیئاً للہ'' کے

جواز کا فتویٰ از خود نہیں دیا، شاہ صاحبؒ نے رملیہ استاد صاحب درمختار کے فتویٰ کے مطابق جواب دیا ہے اور اس جواب کو کافی اور وافی سمجھا۔

(از فتویٰ حامدیہ۔ محمد انور عفی عنہ)

اس فتویٰ کے نتیجے حضرت والد ماجد صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے، شرح ایں مسئلہ: قول المولی المعظم والمفتی المکرّم مجمع العلوم والفنون الذی علمه اشهر وانور من الشمس والقمر المولوی محمد انور جزاء الله عنا خیر الجزاء عبدالکبیر بخاری۔

اس باب میں حضرت شاہ صاحبؒ کا فتویٰ معتبر اور معتمد ہے کہ آپ کا علم آفتاب تابان اور ماہتاب آسمان سے بھی روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(فقیر سید محمد حسن بخاری)

مزید فتاوای عالی شان حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کشمیری (لولابی) سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔

(۱) درود حضور خواندن وندا بہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز است۔

(۲) حیاتِ انبیاء واولیاء وامداد از ارواح مبارک ایشان ثابت

است۔

(۳) استعانت واستمداد از اولیائے کرام بطور استحضارِ ذہنی

درست است۔

(۴) شیئاً للہ در ختمات جائز است و در مسجد بعد ختم بطریق

آہستہ بخواندہ باجازت پیرانِ طریقت بہمین عنوان بخواند۔

بندہ محمد انور عفی عنہ

از ترنبہ گنڈ لولاب ۱۳۵۰ھ

مختصر تعارف

بحمد اللہ تبارک وتعالیٰ انجمن تبلیغ الاسلام جنوبی کشمیر کے زیر

اہتمام اور زیر سرپرستی صدر جنوبی کشمیر خطیب ملت حضرت مولانا

مشتاق احمد خان صاحب مندرجہ ذیل دار العلوم سرگرم عمل ہیں۔ جن

میں دار العلوم خدیجۃ الکبریٰؓ لبنات الصالحات امت کی صنف

نازک یعنی لڑکیوں کیلئے وقف کیا گیا۔ اللہ پاک سرپرست، کاتب

الحروف اور جملہ معاونین، اساتذہ، عملہ اور بہی خواہوں کی یہ محنت

قبول فرمائے اور مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

ایں دعاء از من و جملہ جہاں امین باد

گلزار احمد نایک۔ مہتمم دار العلوم ہائے جنوبی کشمیر

(۱) دار العلوم حنفیہ کرمیہ" مٹی بگ یاری پورہ

(۲) دار العلوم حنفیہ جامعہ نور الانوار پہلگام

(۳) دار العلوم حنفیہ بخاریہ عالم گنج شوپیان

(۴) دار العلوم حنفیہ سمنانیہ کولگام

(۵) دار العلوم حنفیہ صراط مستقیم بہی باغ

(۶) دار العلوم حنفیہ نعمانیہ ڈارگام ترال

(۷) دار العلوم خدیجۃ الکبریٰ للبنات الصالحات اقبال پورہ (چک چولند)

(۸) دار العلوم حنفیہ چستیہ قلندریہ گداپورہ شوپیان

آیئے اپنے اور اپنے اسلاف کے صدقہ جاریہ کیلئے

قدمے، سخنے، قلمے، دامے، درہمے ہمارا تعاون کیجئے۔